22 دسمبر 2025ء

25واں زاہد حسین یادگاری لیکچر، معیشت کی ساختی تبدیلی میں مالیات کا کردار

بینک دولت پاکستان کی جانب سے کراچی کے مقامی ہوٹل میں 25واں زاہد حسین یادگاری لیکچر منعقد کیا گیا جس میں معروف ماہر معاشیات پروفیسر عامر صوفی نے شرکا سے کلیدی خطاب کیا۔ لیکچر کے اس سلسلے کا مقصد اسٹیٹ بینک کے پہلے گورنر زاہد حسین کی انقلابی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ 25ویں یادگاری لیکچر کے شرکا میں سفارت کار، ادیب، بینکنگ انڈسٹری کے رہنما، کاروباری برادری اور مرحوم گورنر کے اہل خانہ بھی شامل تھے۔ شرکا نے ٹیکنالوجی میں تیز رفتار تبدیلی کے دور میں مالی نظام کے ارتقا کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا۔

یونیورسٹی آف شکاگو میں بروس لنزے Distinguished Service پروفیسر اور 2017ء میں فشر بلیک پرائز حاصل کرنے والے پروفیسر عامر صوفی نے جدید معیشتوں کی ساختی تبدیلی پر ایک پُر مغز لیکچر پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب جبکہ عالمی مارکیٹس ہائی ٹیک سروسز، یعنی انفارمیشن ٹیکنالوجی اور پروفیشنل سائنٹفک سروسز کی جانب منتقل ہو رہی ہیں، مالی شعبے کا بھی ان سے ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر عامر صوفی نے کہا کہ یہ شعبے تحقیق و ترقی اور تخصیصی فہم (Specialized Knowledge) جیسے غیر مادی سرمائے کا بلند تناسب رکھتے ہیں، جبکہ روایتی بینکاری نظام ان شعبوں کو مالی معاونت فراہم کرنے کی مناسب اہلیت نہیں رکھتا۔ چونکہ بینک عام طور پر مادی ضمانت اور قابلِ فروخت اثاثوں پر انحصار کرتے ہیں، انہیں اُن نئی کمپنیوں کی مالی معاونت میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے جن کی قدر دوبارہ قابلِ استعمال مادی اثاثوں کے بجائے چلتے ہوئے کاروبار 'going-concern' یا قدرِ تسلسل (continuation value) سے جڑی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر عامر صوفی نے زور یا کہ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے مالی وساطت کے ایسے اداروں کی ضرورت ہے جو غیر مادی سرمائے میں مہارت رکھتے ہوں، خاص طور پر انہیں نقد کے بہاؤ پر مبنی قرضوں کی فراہمی اور وینچر کیپٹل (VC) اور پرائیویٹ ایکویٹی (PE) جیسی بیرونی ایکویٹی فنانسنگ میں مہارت ہونی چاہیے۔ انہوں نے اس بات کو اجاگر کیا کہ پاکستان جیسے ممالک میں ریگولیٹرز کو چاہیے کہ وہ بلند نمو والے شعبوں کے فروغ کے لیے ایک ساز گار ماحول پیدا کرنے میں باہم اشتراک کریں۔ اس میں بزنس ویلیو کو محفوظ رکھنے کے لیے دیوالیہ کی روک تھام کے ایک موثر نظام کی تشکیل اور ایکویٹی کے پیچیدہ انتظامات کے لیے معاہدے پر عمل درآمد کا مضبوط میکنزم قائم کرنا شامل ہیں۔

اپنی افتتاحی تقریر میں، اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر سلیم اللہ نے ملک کے موجودہ میکرو اکنامک استحکام کا اعتراف کرتے ہوئے پائیدار ترقی کے لیے بنیادی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا تاکہ ماضیِ قریب میں بار بار دیکھے جانے والے "بوم-بسٹ" دورانیے کو توڑا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ "حقیقی معیشت" میں مناسب سرمایہ کاری پائیدار اور جامع ترقی کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے ایس ایم ایز، نوجوانوں، اور خواتین تک مالی رسائی بڑھانے کو شمولیتی ترقی کے لیے "اہم ترین ضرورت" قرار دیا، اور بینکوں پر زور دیا کہ وہ روایتی ضمانت پر مبنی قرضے دینے کے بجائے نقد بہاؤ (cash flow) پر مبنی قرض گیری ماڈلز اپنائیں، جن میں کاروباری خطرات کی بہتر سمجھ بوجھ کا خیال رکھا گیا ہو۔

ڈپٹی گورنر نے اسٹیٹ بینک کے فعال کردار پر بھی زور دیا اور تبدیلی کے اس عمل میں ایس ایم ای اور زرعی فنانس کے لیے رسک کوریج سہولت، برابری پر بینکاری پالیسی، اور فن ٹیک اداروں کے لیے ریگولیٹری سینڈ باکس جیسے اہم اقدامات کا ذکر کیا۔ 'ای-کے وائی سی' (e-KYC) جیسے ڈجیٹل انفراسٹرکچر اور تیز رفتار ادائیگی کے نظام کی مدد سے انجام دیے جانے والے ان اقدامات کا مقصد ایسا جدید فریم ورک بنانا ہے جس سے ٹیکنالوجی پر مبنی نمو حاصل ہو۔

سیشن کا اختتام ایک مکالماتی فائر سائیڈ چیٹ پر ہوا، جس میں ڈاکٹر صوفی نے پاکستان کے لیے پالیسی ترجیحات پر مزید روشنی ڈالی اور متنوع شرکا کے سوالوں کے جواب دیے۔

****